پیر نصیر الدین نصیرؒ کی نعتیہ شاعری میں عشق رسول ﷺ کے نقوش

Dr. Amir Hayat
Post Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad/Assistant Professor,
Institute of Arabic & Islamic Studies, GC Women University, Sialkot
Email: amirhayat5817@gmail.com

Abstract
There have been many fortunate individuals in this world whose lives were an example of love for the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). Among these fortunate individuals was a lover of the Prophet born in Islamabad, capital of Pakistan in the 20th century. The name of this fortunate lover of the Prophet was Pir Syed Nasiruddin Nasir. He was born on 14 November 1949, corresponding to 22 Muharram 1369 AH, in Golra Sharif, Islamabad, Pakistan. He belonged to a Spiritual and scholarly family. Pir Syed Naseeruddin Naseer was a renowned religious scholar and a prodigious poet. He was simultaneously a poet, writer, researcher, orator, scholar and a Sufi. He had equal command over Urdu, Persian, Arabic, Punjabi, Hindi and Saraiki languages. He inscribed poems in all these languages. He has been given the title of "poet of the seven languages". The entire life of Pir Syed Nasiruddin Nasir was spent in spreading the message of love for the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). When he used to spoke, he would pour out the cup of love for the Prophet in the form of words. When he picked up the pen, he seemed to be promoting the love for the Prophet in the form of writing. It was as if every moment of his life was spent in drinking and pouring out the cup of love for the Prophet. His poetry reveals his true love for the Prophet. Especially his collection of Naat poetry, Deen Huma Awast, is a incredible sign of his love for the Prophet. "Deen Huma Awast", came to the fore for the second time in 2002. This Naat collection includes Naats in Persian, Urdu, Arabic and Punjabi languages. Since the axis and center of Naat is the personality of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). In this collection the love for the personality, biography and the affairs of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) is seen at its peak. Pir Syed Nasiruddin Nasir has described many aspects of love for the Prophet (peace be upon him) in his Naats. The article under consideration presents an analytical study of the Naatiya poems related to the love of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) and its requirements.
Keywords: Peer Nasir ud din, Na'at, Ishq-e-Rasool

موضوع کا تعارف:

محبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لازوال اور دارین کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جن اشخاص کے دل محبت رسول سے سرشار ہوتے ہیں وہ اس کی لذت کو اپنے قلب وروح میں محسوس کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے بغور مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مسلمان کو اللہ تعالی، سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے بے انتہا محبت کرنی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام سے محبت الگ الگ جذبے نہیں بلکہ باہم مربوط ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے؛ مگر اس کے پیارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ کرے یا اس کے بھیجے ہوئے دین اسلام سے محبت نہ کرے، یا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اور اللہ تعالی اور دین اسلام سے محبت نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کے ساتھ ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا ضروری ہے اور کمال ایمان اسی پر موقوف ہے۔

محبت ایک فطری جذبہ ہے جو کسی بھی انسان کے دل میں پیدا ہوتا ہے، کوئی بھی سلیم العقل انسان اس جذبے سے خالی نہیں ہوتا۔ "محبت "یا" حب " یہ بغض کا نقیض ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے، لازم پکڑنا اور ثابت قدم رہنا۔[1] اسی طرح مختلف اسالیب میں کچھ فرق کے ساتھ محبت کے معنی میں رغبۃ، شوق، رجاء، الفت اور تمنا جیسے الفاظ کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ مختلف مواقع سے قرآن وسنت میں بھی ان الفاظ اور ان سے مستفاد معانی کا ذکر موجود ہے۔[2] اہل لغت نے محبت کی مختلف الفاظ میں تعریف کی ہے:

محبت خوش کن چیز کی طرف مائل ہونا ہے[3]

امام راغب نے محبت کی تعریف یوں کی ہے:

نفس جس چیز کے اندر اچھائی محسوس کرے اسے محبت کہتے ہیں[4]

علامہ نووی (676-631ھ) فرماتے ہیں:

محبت کی اصل یہ ہے کہ (دل) کسی ایسی چیز کی طرف مائل ہو جو مرغوب وپسندیدہ ہو۔ پھر (دل کا) میلان کبھی ایسی چیز کی طرف ہوتا ہے جس میں انسان لذّت محسوس کرتا ہو اور اسے حسین سمجھتا ہو، جیسے حسن صورت اور کھانا وغیرہ اور (دل کا) میلان کبھی ایسی چیز کی طرف ہوتا ہے جس کی لذّت باطنی وجوہ کی بنا پر اپنی عقل سے معلوم کرتا ہو، جیسے صلحا، علما اور اہل فضل کی مطلق محبت اور کبھی دل کا میلان کسی کی طرف اس کے احسان اور اس سے کسی تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیزیں دور کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔[5]

علامہ عینی فرماتے ہیں:

دل کا تعلق اور میلان کسی چیز کی طرف ہونا، اس تصور سے کہ اس میں کوئی کمال اور خوبی و عمدگی ہے، اس طرح کہ وہ شخص اپنے رجحان اور آرزو وخواہش کا اظہار اس چیز میں کرے جو اس کو اس سے قریب کر دے۔(6)

انسان کے کسی سے محبت کے کئی اسباب ہوتے ہیں۔ ان میں روحانی، ذہنی و فکری، اور مادی اسباب شامل ہیں۔ ساری محبتیں ان اسباب میں سے کسی ایک سبب کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اسباب جو کسی سے محبت کا سبب بنتے ہیں رسول اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ میں بدرجہ اتم جمع ہیں۔ قرآن و حدیث میں جابجا مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ عدمِ محبتِ رسول ﷺ نقصِ ایمان کی نشانی ہے۔ اس دنیا میں کئی خوش نصیب ہستیاں گزری ہیں جنہوں نے عوام الناس کے لیے محبت رسول ﷺ کے گراں قدر نمونے اپنی ذات سے پیش کیے ہیں۔ ان خوش بخت اشخاص کی زندگیاں عشق رسول ﷺ کا چلتا پھرتا نمونہ تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی عشق رسول ﷺ کے رنگ میں رنگ لی تھی۔ انہی ہستیوں میں سے ایک خوش نصیب پیر نصیر الدین نصیر بھی ہیں۔ آپ کا عشق رسول ﷺ اس کمال کا تھا کہ اگرچہ ان کی وفات کو ایک دہائی بیت گئی لیکن آج بھی ان کے پڑھے اور لکھے ہوئے اشعار سننے اور پڑھنے والوں پر وجد طاری کر دیتے ہیں۔

پیر نصیر الدین نصیر پاکستان کی ایک بڑی درگاہ، گولڑہ شریف، اسلام آباد کے سجادہ نشین تھے۔ آپ ایک ممتاز شاعر ادیب محقق، خطیب، عالم اور صوفی تھے۔ آپ اردو فارسی اور پنجابی زبان کے شاعر تھے اس کے علاوہ بھی دیگر زبانیں عربی ہندی پوربی اور سرائیکی میں بھی شعر کہے ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں شاعر ہفت زبان کا لقب دیا گیا آپ عہد حاضر کے معروف صوفی شاعر ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری روایتی طریقہ سے ہٹ کر سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں 35 سے زائد کتابیں لکھیں۔ ان کی غزلیہ شاعری کے تین مجموعے شائع ہوئے جن کے نام "دستِ نظر" "پیمانِ شب" اور "عرشِ ناز" ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری پر مشتمل مجموعہ "دیں ہمہ اوست" کے نام سے دوسری مرتبہ 2002ء میں منظر عام پر آیا۔ اس نعتیہ مجموعے میں فارسی، اردو، عربی اور پنجابی زبان میں نعتیں شامل ہیں۔ پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی کی نعتیہ شاعری عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے محور کے گرد گھومتی ہے۔

سید نصیر الدین نصیر خود فرماتے ہیں کہ نعت شریف کا مقصد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حصول و پرچار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ آپ کی نعت گوئی میں نقوش عشق رسول ﷺ کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے۔ چونکہ عشق رسول ﷺ ایک وسیع میدان ہے اس لیے پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی کے نعتیہ کلام بالخصوص "دین ہمہ اوست" میں سے منتخب اشعار اور مباحث عشق رسول ﷺ کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا

ہے۔ عشق رسول ﷺ میں سے پہلا مبحث حضور اکرم ﷺ کی حسن کاری کا لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی صفت شفاعت اور معجزہ معراج النبی ﷺ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اگرچہ پیر سید نصیر الدین نصیر کے کلام میں اور بھی بہت سے مباحث عشق رسول ﷺ پائے جاتے ہیں تاہم مقالہ کی ضخامت کو مد نظر رکھتے ہوئے درج بالا موضوعات ہی منتخب کیے گیے ہیں۔

پیر سید نصیر الدین نصیر کے احوال و آثار:

پیر نصیر الدین نصیر کا نام "غلام نصیر الدین شاہ" ہے آپ سادات گیلانی نسل سے ہیں اس لیے آپ کے نام کے ساتھ سید بھی لگتا ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر کے آباؤ اجداد ساڈھورا (پنجاب، ہندوستان) سے ہجرت کر کے گولڑہ (راولپنڈی، پاکستان) آئے۔ پیر سید رسول شاہ اور پیر سید روشن دین شاہ سب سے پہلے گولڑہ (راولپنڈی، اسلام آباد) میں آباد ہوئے۔ سید نصیر الدین نصیر کا سلسلہ نسب اٹھائیس واسطوں سے سید عبد القادر جیلانی اور انتالیس واسطوں سے سیدنا امام حسین سے جاملتا ہے۔۔ [7] آپ کے جد امجد پیر مہر علی شاہ گولڑوی ایک عظیم رہنما ،عالم دین، فقیہ، محقق اور شاعر بھی تھے آپ نے اپنی تمام زندگی دین کی خاطر صرف کر دی آپ روحانی شخصیت ہونے کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان کے ایک بڑے شاعر بھی تھے آپ کی پنجابی نعت بہت مشہور ہوئیں آپ کی پنجابی نعت کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

اج سک متر اں دی ودھیری اے
کیوں دلڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے
اج نیناں لائیاں کیوں جھڑیاں
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

پیر مہر علی شاہ گولڑوی قادیانی فتنہ کے سخت خلاف تھے۔ آپ کو فاتح قادیانیت بھی کہا جاتا ہے آپ نے مرزائی فرقے کے انکار میں "سیفِ چشتیائی" کتاب لکھی۔ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں جن میں تحقیق الحق فی کلمۃ الحق، شمس الہدایہ، سیف چشتیائی، اعلاکلمۃ اللہ وما اھل بہ لغیر اللہ، الفتوحات الصمدیہ، تصفیۃ مابین سنی والشیعہ، فتاوی مہریہ، مراۃ العرفان، مکتوبات طیبات، ملفوظات مہر علی شاہ معروف ہیں۔ (8)

اپنے آبا اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے پیر نصیر الدین نصیر بھی بلند علمی و روحانی درجات پر فائز ہوئے۔ پیر سید نصیر الدین نصیر ماہ نومبر 1369ھ بالمطابق 1949ء کو گولڑہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام غلام معین الدین شاہ گیلانی ہے۔ آپ بچپن سے ہی بہت ذہین و فطین تھے۔ قرآن کی تعلیم آپ نے قاری علی لکھنوی سے حاصل کی۔ قاری علی لکھنوی کا شمار اپنے وقت کے مشہور قراء میں ہوتا تھا۔ ان سے آپ نے چھ سال کے عرصے میں تجوید و قراءت میں مہارت تامہ حاصل کی۔ آپ کی قراءت و تجوید پر مہارت کا ثبوت آپ کی دوران خطبات آیات قرآنیہ کی تلاوت سے لگایا جاسکتا ہے۔ اپنے استاد محترم کی نگرانی میں آپ نے سات لہجوں میں قراءت سیکھی۔ ابتدائی قرآنی علوم کے بعد درس نظامی میں آپ نے ترجمہ و تفسیر، حدیث، فقہ منطق اور علم الکلام پر مہارت حاصل کی۔ دینی علوم میں آپ کے استاد علامہ فتح محمد گولڑوی تھے۔ پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی کے شاگرد رشید علامہ فتح محمد گولڑوی سے آپ نے علوم دینی بھی سیکھے اور تصوف اور سلوک کی منازل بھی طے کیں۔ پیر سید غلام محی الدین گیلانی نے پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی کی خوب حوصلہ افزائی کی اور انہیں فارسی و عربی علوم وادب کے مطالعے کی ترغیب دی۔

اپنی ابتدائی عمر میں ہی پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ نے عربی، فارسی کلام کا خوب مطالعہ کیا اور اس میں دسترس حاصل کرلی۔ اوائل عمری میں ہی آپ میں شعری ذوق پیدا ہوگیا۔ آپ نے فارسی شاعری کا بالخصوص مطالعہ کیا۔ آپ نے سمرقندی، فردوسی، طوسی، حکیم سنائی، حکیم ناصر، سعدی شیرازی، امیر خسرو، امیر حسن دھلوی، ظہیر الدین فاریابی، حافظ شیرازی، مولانا عبد الرحمان جامی، فیضی دکنی، عرفی شیرازی، بیدل دھلوی، مرزا اسد اللہ خان غالب، غنیمت کنجاہی، اور علامہ اقبال کے مکمل کلام کا بغور مطالعہ کیا۔ ان شعراء کے مطالعہ سے آپ کے اندر شاعرانہ پختگی پیدا ہوئی۔ درج بالا اساتذہ کی کتب آپ کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہیں۔ آپ وسیع المطالعہ شخصیت تھے۔ اس کا اندازہ آپ کی لائبریری سے لگایا جاسکتا ہے۔ آپ کے کتب خانہ میں مذہبی، ادبی، تاریخی کتب کا وسیع ذخیرہ موجود ہے جس کے آپ کے ذوق مطالعہ کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ آپ نے نہ صرف عربی و فارسی کلام پر قدرت حاصل کی بل کہ مقامی زبانوں پنجابی، سرائیکی اور اردو شاعری میں بھی کمال حاصل کیا۔ اگرچہ آپ کی تعلیمی زندگی کے حوالے سے کچھ زیادہ معلومات نہیں ملتی تاہم آپ کے کلام سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو عربی اور فارسی سے خاص شغف تھا۔ آپ کے دیوان میں فارسی، عربی، اردو، پنجابی اور سرائیکی نعتوں اور رباعیوں کا خوبصورت گلدستہ نظر آتا ہے۔[9] پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی اپنے دادا مہر علی شاہ کی طرح روحانیت و معرفت اور علم و سلوک کے حقیقی وارث تھے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد 1997ء میں آپ گدی نشین ہوئے۔[10]

پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانیؒ درگاہ گولڑہ کے درخشندہ ستارے تھے۔ آپ کا شمار پاکستان کے معروف مشائخ اور روشن فکر علماء میں ہوتا ہے۔ شاعروں کی صف میں بھی آپ کا شمار صف اول کے شعراء میں ہوتا ہے۔ آپ کی فارسی اور اردو نعتیہ شاعری اپنی مثال آپ ہے۔ آپ خانقاہ گولڑہ کے مقبول ترین سجادہ نشین تھے۔ آپ کے معاصرین میں علماء، حکماء، شعراء اور صوفیاء شامل ہیں۔ ہر طبقہ فکر کے لوگ آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ ہر طبقہ فکر اور گوشہ زندگی کے لوگ آپ سے تعلق کو اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ آپ کے مریدین وعقید تمندوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچتی ہے۔

آپ کی علمی ادبی خدمات نثر و نظم دونوں اصناف میں ملتی ہیں۔ آپ نے پڑھنے والوں کے ذوقِ مطالعہ، اصلاح اور اپنی تعلیم کو عام کرنے کے جذبہ سے سہ ماہی **"طلوع مہر"** کے نام سے ایک میگزین بھی شروع کیا تھا۔ جو آستانہ ءعالیہ گولڑہ شریف سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ آپ ایک معتبر صوفی اور عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مصنف اور شاعر بھی تھے آپ نے 36 سے زائد کتابیں لکھیں۔ آپ کی غزلیہ شاعری کے تین مجموعے شائع ہوئے جن کے نام, "دست نظر"، "پیمان شب" اور "عرش ناز" ہیں۔ آپ کی رباعیات کے دو مجموعے "رنگ نظام" اور "آغوش حیرت" کے نام سے شائع ہوئے مناقب کا ایک مجموعہ "فیض نسبت" کے نام سے منظر عام پر آیا "متاع زست" کے نام سے ایک مجموعہ شائع ہوا جس میں متفرق کلام موجود ہے حضرت مولانا "احمد رضا خان بریلوی" کے کلام پر لکھی گئی تضمینات پر مشتمل ایک مجموعہ "تضمینات" کے نام سے شائع ہو چکا ہے پیر سید نصیر الدین نصیر کا نعتیہ شاعری پر مشتمل مجموعہ "دیں ہمہ اوست" کے نام سے دوسری مرتبہ 2002 میں منظر عام پر آیا اس نعتیہ مجموعے میں فارسی، اردو، عربی اور پنجابی زبان میں نعتیں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی کتاب "نام و نسب کو بہت شہرت ملی۔

غرض، سید نصیر الدین نصیر ایک ولی اللہ ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر ہفت زبان، اعلیٰ پائے کے ادیب، پر مغز محقق، شیریں بیاں خطیب، عالم با عمل اور صوفی باصفا ہونے کے ساتھ ساتھ نعت گو شاعر، سچے عاشق رسول تھے۔ آپ اردو، عربی، فارسی، ہندکو، سرائیکی، پوربی اور پنجابی زبان کے قادرالکلام شاعر تھے۔ اور شاعری کی جملہ اصناف سخن میں فی البدیہہ شعر کہنے کا ملکہ حاصل تھا۔ حمد، نعت، منقبت، قصیدہ، مرثیہ، غزل، رباعی اور دیگر اصناف نظم پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ آپ کو دنیا بھر کے شاعر **سلطان الشعراء** کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ زبانوں پر مہارت کا عالم یہ تھا کہ پہلی دفعہ عربی اور فارسی ادب کو **"ماہیا"** کی صنف سے روشناس کروایا۔

ممتاز نقاد ڈاکٹر توصیف تبسم خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

"برصغیر میں اب جبکہ فارسی کا رواج کم سے کم تر ہوتا جارہا ہے فارسی میں شعر لکھنے والے تو کیا فارسی شعر کو سمجھنے اور اس سے لطف اندوز ہونے والے بھی کمیاب ہیں۔ پیر نصیر الدین نصیر کا دمِ غنیمت ہے وہ فارسی میں غزل اور بالخصوص رباعی کے جس مقام پر فائز ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اگر ان کا فارسی کلام فارسی کے معروف کلاسیکل اساتذہ سخن کے کلام میں ملا دیا جائے تو اس کو پہچاننا اور الگ کرنا دشوار ہوگا"

آپ نے فارسی، ایرانی اور ہندوستان کے مشہور شاعروں کے کلام کا مطالعہ کیا۔ آپ نے مختلف شعراء کے دیوانوں کے علاوہ مختلف زبانوں میں موجود بہت سی کتابوں سے استفادہ حاصل کیا۔ آپ سائنسی و ادبی کتابوں کے علاوہ دینی و مذہبی کتابوں کا بھی مطالعہ کرتے تھے۔

آپ کے دیوانوں سے ہی واضح ہوتا ہے کہ آپ فارسی و عربی زبان پر عبور رکھتے تھے۔ ان کے تمام دیوانوں میں عربی جملے ملتے ہیں۔ آپ نے ایک نعت رسول لکھی اس میں ایک مصرع عربی اور ایک مصرع فارسی ہے۔ اگر ہر شعر کو الگ الگ لکھا جائے تو دو غزلیں بنتی ہیں۔ ایک غزل فارسی زبان اور دوسری غزل عربی زبان میں۔ آپ کے کلام میں مولانا جامی، عمر خیام، انیس، ابو سعید، ابو الخیر، شیخ سعدی، مولانا روم، خاقانی، مرزا بیدل دہلوی، خواجہ میر درد، مرزا غالب، سرمہ، دبیر اور امجد حیدر آبادی جیسے اکابرین علم وادب کا رنگ نمایاں نظر آتا ہے۔

پیر نصیر الدین نصیر اپنے صاف اور سادہ افکار کی بدولت مسلمانوں کے تمام مسالک میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ پیر نصیر الدین نصیر نے اپنے جد امجد پیر مہر علی شاہ پیر سید غلام محی الدین بابو جی اور پیر سید غلام معین الدین گیلانی المعروف بڑے لالہ جی کی طرح **ختم نبوت کے تحفظ** کو زندگی کا اولین مقصد قرار دیا الیکٹرانک میڈیا پر قادیانی پروپیگنڈہ کا جواب دینے کے لیے آپ نے ختم نبوت ٹی۔ وی چینل شروع کرنے کا اعلان کیا لیکن زندگی نے ساتھ نہ دیا۔ اسی طرح آپ کا ارادہ تھا کہ صوفی ازم، تصوف اور اسلام کی اصل تعلیمات کو فروغ دیا جائے۔ اسلام، قرآن و حدیث، صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کی خالص تعلیمات کو فروغ دینے کے لئے **"غوثیہ مہریہ یونیورسٹی"** قائم کرنے کے ارادے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے آپ نے گولڑہ شریف اسلام آباد کے نواح میں کروڑوں روپے مالیت کی ذاتی زمین بھی وقف کردی تھی۔ ابھی یونیورسٹی کا ابتدائی تعمیراتی کام ہی شروع ہوا تھا کہ آپ خالق حقیقی سے جا ملے۔

12 فروری 2009ء شب جمعہ آپ کی طبیعت میں بہت افسردگی اور غم کی کیفیت تھی۔ آپ نے اپنے اہل خانہ بشمول بھائیوں، بھتیجوں کو کھانے پر مدعو کیا اور ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ جمعہ کے روز آپ

نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لیے غسل فرمایا۔ نماز جمعہ کے لیے مسجد تشریف لے گیے۔ وہیں آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور آپ خالق حقیقی سے جاملے۔ آپ نے 13 فروری 2009 بروز جمعہ کو وفات پائی۔ روایات میں آتا ہے کہ تجہیز و تکفین کا سامان درست کیا گیا۔ جنازے کو جب باہر لایا گیا تو قیامت اژدھام تھا۔ ہر طبقہ فکر کے لوگ جنازہ میں شریک تھے۔ آپ کے جنازہ میں بلاشبہ ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ آپ کی تدفین گولڑہ شریف میں عمل میں لائی گئی۔

بے قدراں کجھ قدر نہ جانی کیتی خوب تسلی
دنیادار پجاری زر دے کتیاں دے گل ٹلی
بک بک اتھر وروسن اکھیاں ویکھ حویلی کلی
کوچ نصیر اساں جد کیتا پے جاسی تھر تھلی

ہر طبقہ فکر کے لوگوں نے آپ کی وفات پر تاسف کا اظہار کیا۔ آپ محبت رسول ﷺ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ 2000ء میں آپ کو حرمین کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ میں ہر وقت ان کی گردن خم رہتی۔ ہر وقت مدح پیغمبر ﷺ میں مگن رہتے۔ سید نصیر الدین نصیر گیلانی ہر وقت محبت رسول ﷺ کے نشے میں سرشار رہتے۔[11]

پیر نصیر الدین نصیر کے نعتیہ کلام میں عشق رسول ﷺ:

پیر نصیر الدین نصیر کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین اسلام کی بے لوث خدمت اور عشق مصطفی سے مزین تھا۔ پیر نصیر الدین نصیر نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ ان کے زمانے کا ایک فتنہ **امت مسلمہ میں انتشار** کا ہے اور ان کے زمانے کا دوسرا بڑا فتنہ **امت کے دلوں سے حب رسول کو ختم کرنا** ہے۔ آپ نے اپنی زندگی انہی دو فتنوں کے سدباب کے لیے صرف کر دی انہوں نے اس کے لیے تقریر و تحریر کا بھرپور استعمال کیا انہوں نے حب رسول ﷺ کو مزید پختہ کرنے کے لیے اپنی زبان اور قلم کا خوب استعمال کیا۔ آپ دین ہمہ اوست میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

لکھے بصد شوق نصیر آپ کی نعتیں
اب سلسلہ جنباں ہے قلم آپ کی خاطر[12]

آپ نے عشق رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو اپنے کلام کا موضوع بنایا۔ ہر دور میں نبی کریم ﷺ کے مدح خوانوں نے آپ ﷺ کی حسن کاری کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ صحابہ کرام سے لے

کر آج تک لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کے حوالے سے لکھتے آئے ہیں اور ہر کوئی اپنی محبت کے درجے کے حساب سے لکھتا ہے جس کو وہ الفاظ کی صورت میں بیان کرتے ہیں جیسا کہ شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَ اَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ!

اے اللہ کے محبوبؐ! میری آنکھ نے آج تک آپ ﷺ سے

زیادہ حسین نہ دیکھا ہے (نہ دیکھے گا)

وَ اَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

اور کسی عورت نے آپ ﷺ سے زیادہ جمیل بچہ پیدا نہیں کیا

خُلِقْتَ مُبَرَّ اً مِّن کُلِّ عَیْبٍ

آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک اور مبرا پیدا کیا گیا ہے

کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

گویا آپ ﷺ کو خود آپ ﷺ کی خواہش کے مطابق پیدا کیا گیا ہو

اسی طرح پیر نصیر الدین نصیر کا بھی اپنا انداز ہے انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے ان کے کلام سے حسن کے حوالے سے چند اشعار درج ذیل ہیں:

دونوں عالم میں ہے دن رات اجالا تیرا

چھب انوکھی ہے تری، حُسن نرالہ تیرا

اے شہِ حُسن! دو عالم تیرے قدموں پہ نثار

خود بھی شیدائی ہے اللہ تعالیٰ تیرا(13)

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ آپ کی ذات مبارک سے ہی دونوں عالم روشن ہیں۔ ہر طرف نور ہی نور ہے چاہے وہ دن کا سویرا ہو یا رات کی تاریکی جس وقت بھی نظر پڑے رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ہی جلوے ہیں ان کے آنے سے ہر شے روشن ہوئی جہالت ختم ہوئی اور ہر طرف نور ہی چھا گیا۔

غنچہ و گُل میں تیرے نقشِ کفِ پا کی جھلک

ہے بہارِ چمنستان میں اجالا تیرا(14)

رسول اللہ ﷺ جب اس جہاں میں آئے تو آپ کے آنے سے پوری کائنات نور سے منور ہو گئی۔ رسول اللہ ﷺ کی زینت آپ کا انداز آپ کے جسم کی ساخت ایسی تھی کہ وہ ہر عیب سے پاک تھی۔ اس دنیا میں کوئی

ایسا نہیں جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن عطا کیا تھا کہ کوئی بھی آپ کو دیکھتا تو مبہوت ہو جاتا۔ آپ ﷺ کا حسن بے میل ہے کوئی اتنا حسین نہیں ہے کہ وہ آپ ﷺ کے حسن کا مقابلہ کر سکے۔ پیر نصیر الدین نصیر لکھتے ہیں:

مظہر نورِ ازل، مصدرِ انوارِ ابد
از ازل تا بہ ابد نُورِ دوبالا تیرا
ازل کے نور کو جب اُس میں آشکار کیا
خود اپنی ذات پہ خالق نے افتخار کیا
تری شبیہ کی تکمیل پر مُصور نے
خود اپنے فن کو تری ذات پر نثار کیا
دستِ قدرت! ترے اس حسنِ نگارش پہ نثار
نام وہ لوح پہ لکھا کہ قلم توڑ دیا(15)

پیر صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے حبیب کے نقش و نگار پر قربان جائیں کہ کس قدر خوبصورت ہیں وہ۔ ہر عضوء ساخت ہر نقش اس قدر حسین ہے کہ خود اللہ تعالیٰ آپ پر نثار ہو رہے ہیں۔ اللہ رب العزت نے رسول اللہ ﷺ کی ذات کا حسن آپ کی خوبصورتی اور آپ کا نام ایسا رکھا ہے کہ کوئی دوسرا اس جیسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فن کو مکمل طور پر رسول اللہ ﷺ میں اتارا پھر نہ کبھی ایسی کسی کی تخلیق کی آپ کے بعد۔ رسول اللہ کی ذات جیسے سیرت میں ممتاز ہے اسی طرح آپ کو صورت میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ کا مثل اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں فرمایا اور نہ کبھی پیدا فرمائے گا۔

ترِے جمال نے بخشا تصورات کو نور
ترِے خیال نے ذہنوں کو اُستوار کیا
دل میں یُوں اُن کی تجلی کا تماشا دیکھا
آبگینے میں رواں نور کا دریا دیکھا
ہوش کھو کر ترے جلوؤں کا تماشا دیکھا
دیکھنے والے نے دیکھا بھی تو یُوں کیا دیکھا(16)

پیر نصیر الدین نصیر آپ ﷺ کے حسن کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس قدر خوبصورت ہیں کہ آپ ﷺ کے حسن نے میرے خیالات کو ہر طرح سے روشن کر دیا ہے۔ میری سوچ میں ہر وقت آپ ﷺ کے خیالات ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا حسن اس قدر میرے ذہن میں نقش ہے کہ آپ ﷺ کے خیالات نے میرے ذہن، میری سوچ، میرے تصور میں مضبوطی سے اک حصار بنایا ہے کہ میں کبھی بھی آپ کی ذات سے غافل نہ ہو سکا۔ میرے خیالات مجھے رسولِ خدا کا ہی عکس ہر طرف دیکھاتے ہیں۔ میری نظر جہاں پڑتی رسولِ خدا کا جلوہ نظر آتا۔ پیر نصیر الدین نصیر رسول اللہ ﷺ کے حسن کے حوالے سے مزید لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

بساؤ قلب میں زلفِ رسول کی خوشبو
تمہیں جو چاہیے کیف و سُرور کی نسبت
گیسوئے مصطفیٰ سے یقیناً ہوئی ہے مَس
خوشبو کہاں سے آئی یہ بادِ صبا کے ہاتھ (17)

رسول اللہ کا حسن جس نے اس دنیا میں دیکھا ہے وہ اپنے آپ کو کس قدر خوش قسمت تصور کرتا ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا ہے تو اس سے اب کوئی اس جہاں میں معتبر نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات کے آگے دنیا کی باقی کوئی چیز اس کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتی۔

دل ہوا روشن محمد کا سراپا دیکھ کر
ہو گئیں پُر نور آنکھیں اُن کا جلوہ دیکھ کر (18)

شفاعت کے حوالے سے ہمیں پیر نصیر الدین نصیر کے کلام میں درج ذیل اشعار ملتے ہیں۔

حشر میں ایک قیامت مِرے دل پر گزری
بن گئی بات، وسیلہ جو نکالا تیرا
ترے طفیل ہے محشر میں سَر بلند نصیؔر
ترا کرم کہ اِسے امتی شمار کیا
مرحلہ پُرسشِ اعمال کا تھا سخت نصیؔر!
مل گیا ان کا سہارا، تو کہیں کام چلا
اتنا تو کہوں گا کہ محمد کا ہوں بردہ
محشر میں اگر کُھل نہ سکی میری زباں اور (19)

آپ ﷺ کے عشق کی برکت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

سنور جائے گی سب کی عاقبت، سب کا بھلا ہو گا
قیامت میں محمد مصطفیٰ کا آسرا ہو گا
وہی محشر میں بھی امت کا سہارا ہو گا
کام آئے گی اسی رحمت کامل کی تلاش
عدالت سے نبی کی جس کو پروانہ عطا ہو گا
وہی بس مستحقِ رحمتِ ربُ العُلیٰ ہو گا
پکاریں گے شفیعُ المذنبیں کو سب قیامت میں
وہاں پر سب کا نعرہ، یا محمد مصطفیٰ ہو گا[20]

آپ کی شاعری میں سے معراج کے حوالے سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

شب معراج ہے عنوان تیری رفعت کا
ذات ارفع ہے تری، ذکر ہے اعلیٰ تیرا[21]

ایک اور مقام پر آپ یوں رقمطراز ہیں۔

تکی ہے راہ، خلیل و کلیم و عیسیٰ نے
خدا نے عرش پہ خود تیرا انتظار کیا[22]

پیر صاحب مزید بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

جلوہ حسن حقیقت کی ضیاباری میں
اپنے شہکار کو دیکھے گا خدا آج کی رات
فاصلے گھٹ گئے، یوں قرب بڑھا آج کی رات
عبد و معبود میں پردہ نہ رہا آج کی رات[23]

حبِ رسول ﷺ کے پاکیزہ جذبے کو شخصیت پرستی کے خانے میں ڈالنے کی مذموم کاوشیں ہو رہی ہیں۔ ایسے میں سید نصیر گیلانی جیسے نعت گو شعراء غنیمت ہیں جو لوگوں کے دلوں کو حرارتِ شوق سے گرما رہے ہیں اور اس بات پر ابھارتے ہیں کہ 'خاکِ مدینہ و نجف' کو آنکھوں کا سرمہ بنایا جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فکری و روحانی فیض سے خود کو منور کیا جائے۔

ہزار بار ہوئی عقل نکتہ چیں پھر بھی
درِ حضورؐ پہ جھکتی رہی جبیں پھر بھی
رواں ہے گرچہ ترقی کی راہ پر دنیا
بغیرِ عشقِ نبیؐ شاد تو نہیں پھر بھی

حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے والہانہ لگاؤ کا اظہار یوں کرتے ہیں:

میں وہ دیوانہ ہوں دربار محمد کا نصیر
ہیں فرشتے وجد میں میرا تماشا دیکھ کر [24]

انسانیت کو رسول کریم ﷺ کی محبت کا درس یوں دیتے ہیں۔

اللہ بڑا، اس کی رضا بھی ہے بڑی چیز
لیکن شہ بطحا سے وفا بھی ہے بڑی چیز [25]

حضور اکرم ﷺ سے پیر نصیر الدین نصیر کے عشق و محبت کی ایک جھلک ان اشعار میں ملاحضہ کیجیے۔

میں اور مجھ کو اور کسی دلربا سے عشق؟
خیر الوریٰ سے عشق ہے خیر الوریٰ سے عشق
دنیا کی مجھ کو چاہ نہ اس کی ادا سے عشق
دونوں جہاں میں بس ہے مجھے مصطفیٰ سے عشق
معراج بندگی کی تمنا میں رات دن
میری جبیں ہے اور در مصطفیٰ سے عشق
پہلے نبی کے عشق میں مدہوش ہو نصیر
پھر یہ کہے کوئی کہ مجھے ہے خدا سے عشق [26]

اور آخر میں پیر نصیر الدین نصیر کی اس رباعی پر مقالہ کا اختتام کیا جاتا ہے:

سیرت لکھیں کہ شعر تصنیف کریں
ہر رنگ میں اہتمام توصیف کریں
شرح ورفعنا لک ذکرک یہ ہے
محبوب خدا کی کھل کے تعریف کریں [27]

نتائج تحقیق

عشق رسول ﷺ ایک وسیع میدان ہے اس لیے پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی کے نعتیہ کلام بالخصوص "دین ہمہ اوست" میں سے منتخب اشعار کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلا مبحث حضور اکرم ﷺ کی حسن کاری کا لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کی صفت شفاعت اور معجزہ معراج النبی ﷺ کو موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اس منتخب مطالعہ سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

1. پیر سید نصیر الدین نصیر گیلانی ایک اعلیٰ درجے کے نعت گو شاعر ہیں۔ نعتیہ شاعری میں پیر سید نصیر الدین نصیرؒ نے زبان و بیان کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ ان کے کلام میں جہاں آسان اور عام فہم زبان کا استعمال دیکھنے کو ملتا ہے وہیں ان کے ہاں پر شکوہ اور فارسی و عربی آمیز الفاظ کی بھرمار بھی ملتی ہے۔
2. رسول اکرم ﷺ کا عشق و محبت ان کے اشعار میں اپنی پوری تابناکی کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے۔ من حیث المجموع سید نصیر الدین نصیرؒ نے مدحتِ رسول ﷺ کر کے جہاں آقا کریم سے اپنے عشق و محبت کے اظہار کے جواہر سرکار رسالت مآب ﷺ کی نذر کیے ہیں وہیں اپنے کلام کے ذریعے اپنی قادرالکلامی، ردیف و قوافی کی ندرت، فن کی تازہ کاری، لفظیاتی مرصع سازی اور فکری بلند خیالی کا ثبوت بھی پیش کیا ہے۔
3. آپ ایک شاعر ہی نہیں بلکہ معتدل مزاج صوفی اور عالم دین ہیں۔
4. آپ کی فروغ حب رسول ﷺ اور تعلیمات اسلام کے لیے بلند پایہ خدمات ہیں۔
5. ان کا نعتیہ کلام اردو، پنجابی، سرائیکی، عربی، فارسی، ہندی زبانوں میں ہے۔
6. ان کے نعتیہ کلام میں سیرت رسول ﷺ کے مختلف گوشے اجاگر کیے گیے ہیں۔
7. ان کے نعتیہ کلام سے محبت رسول ﷺ کے سوتے پھوٹتے ہیں جس سے ان کے قارئین کے اندر بھی حب رسول ﷺ کی تڑپ پیدا ہوتی ہے۔
8. آپ کے کلام میں توحید کی پکار، سنت رسول کی پیروی، اور اولیاء و صلحا سے محبت کا درس ملتا ہے۔
9. آپ کے کلام کی تفہیم اور عمل سے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سفارشات

1. پیر سید نصیر الدین نصیر ایک ہمہ جہت ہفت زبان شاعر ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری کا اپنا ایک مخصوص رنگ ہے۔ وہ ایک معتدل مزاج صوفی اور عالم دین ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کے کلام کو حکومتی سر پرستی میں عام کیا جائے تاکہ ان کی تعلیمات سے عوام الناس آگاہ ہو سکیں
2. اعتدال پسندی پیر صاحب کا خاص وصف ہے، معاشرے میں امن و سکون کے فروغ کے لیے ان کی شاعری عام کرنے کی ضرورت ہے۔
3. پیر سید نصیر الدین نصیر حب رسول ﷺ کے پر جوش علم بردار تھے۔ حب رسول ﷺ معاشرے میں ہم آہنگی اور یگانگت پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ ان کے اس وصف کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

مصادر و مراجع:

[1] تهذيب اللغةللازهری:8/4، مقاييس اللغة:26/2،لسان العرب:290/1۔

[2] ابن القيم، روضة المحبين و نزهة المشتاقين، 13۔

[3] المعجم الوسيط ، 151۔

[4] الاصفهانی، امام راغب، الذريعة الى مكارم الشريعه، (رياض: دار السلام، 2000)، 256

[5] علامه نووی، شرف الدين، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، 142/2۔

[6] علامه عينی، عمدة القاری، 142/1۔

[7] فیض، فیض احمد، علامہ مہر منیر (سوانح حیات پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی)، گولڑہ شریف، اسلام آباد 43-44۔

[8] فیض، فیض احمد، علامہ مہر منیر (سوانح حیات پیر مہر علی شاہ گیلانی گولڑوی)، گولڑہ شریف، اسلام آباد 43-44۔

[9] نصیر گولڑوی، نصیر الدین نصیر، دین ہمہ است (اسلام آباد: مکتبہ مہریہ نصیریہ، گولڑہ شریف، 2011ء)، مقدمہ

[10] کھگہ، محمد شاہ، مہر نصیر (ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2008ء)، 39-40

[11] اظہر، ظہور احمد، ڈاکٹر، نذر نصیر گیلانی، (لاہور: نوادرات پبلشرز، 2010ء)، 203-207۔

[12] نصیر الدین، دین ہمہ اوست، 90۔

[13] نصیر الدین، دین ہمہ اوست، 45۔

[14] نصیر الدین، دین ہمہ اوست، 45۔

[15] نصیر الدین، دین ہمہ اوست، 56۔

[16]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،55۔

[17]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،45۔

[18]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،125۔

[19] نصیر، نصیر الدین نصیر، پیر، سید، گیلانی گولڑوی، دین ہمہ اوست، مشمولہ کلیات نصیر (اسلام آباد: مکتبہ مہریہ نصیریہ، گولڑاہ شریف)،57۔

[20]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،67۔

[21]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،34۔

[22]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،36۔

[23]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،34۔

[24]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،93۔

[25]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،93۔

[26]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،122۔

[27]نصیر الدین، دین ہمہ اوست،207۔